

## خطبہ (۲۱۷)

مومن نے اپنی عقل کو زندہ رکھا اور اپنے نفس کو مارڈا، یہاں تک کہ اس کا ڈیل ڈول لاغر اور تن و تو شہاکا ہو گیا، اس کیلئے بھر پور درخشنده گیوں والا نور ہدایت چکا کہ جس نے اس کے سامنے راستہ نمایاں کر دیا اور اسے سیدھی راہ پر لے چلا اور مختلف دروازے اسے ڈھکلیتے ہوئے سلامتی کے دروازہ اور (دائی) قرار گاہ تک لے گئے اور اس کے پاؤں بدن کے ٹکاوے کے ساتھ امن و راحت کے مقام پر جم گئے۔ چونکہ اس نے اپنے دل کو عمل میں لگائے رکھا تھا اور اپنے پروردگار کو راضی و خوشنود کیا تھا۔

--☆☆--

## خطبہ (۲۱۸)

امیر المؤمنین علیہ السلام نے آیت ﴿أَلَهُكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ حتیٰ زُرْثُمُ الْمَقَابِرُ ﴿﴾: ”تمہیں قوم قبلی کی کثرت پر اترانے نے غافل کر دیا یہاں تک کتم نے قبریں دیکھ دالیں“ مل کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: دیکھو تو (ان بو سیدہ ہڈیوں پر فخر کر نیوالوں کا) مقصد کتنا دور از عقل ہے! اور یہ قبروں پر آنے والے کتنے غافل و بخربیں! اور یہ ہم کتنی سخت و دشوار ہے! انہوں نے مرنے والوں کو کیسی کیسی عبرت آموز چیزوں سے خالی سمجھ لیا! اور دور دراز جگہ سے انہیں (سرمایہ افتخار بنانے کیلئے) لے لیا! کیا یہ اپنے باپ داداوں کی لاشوں پر فخر کرتے ہیں؟ یا ہلاک ہونیوالوں کی تعداد سے اپنی کثرت میں اضافہ محسوس کرتے ہیں؟۔

وہ ان جسموں کو پلٹانا چاہتے ہیں جو بے روح ہو چکے ہیں اور ان جنہیں کو لوٹانا چاہتے ہیں جو تحتم چکی ہیں۔ وہ سب سے انجصار بننے سے زیادہ سماں عبرت بننے کے قابل ہیں۔ ان کی وجہ سے عجز و فرتوں کی جگہ پر اترنا، عزت و سرفرازی کے مقام پر ٹھہر نے سے زیادہ مناسب ہے۔

(۲۱۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

قَدْ أَخْيَا عَقْلَهُ، وَ أَمَاتَ نَفْسَهُ،  
حَتَّىٰ دَقَّ جَلِيلُهُ، وَ لَطَفَ غَلِيلُهُ،  
وَ بَرَقَ لَهُ لَامِعٌ كَشِيدُ الْبَزْقِ، فَأَبَانَ لَهُ  
الظَّرِيقَ، وَ سَلَكَ بِهِ السَّبِيلَ، وَ تَدَافَعَتْ  
الْأَبُوابِ إِلَى بَابِ السَّلَامَةِ، وَ دَارَ الْإِقَامَةِ،  
وَ ثَبَتَتْ رِجْلَاهُ بِطُمَانِيَّةٍ بَدَنَهُ فِي قَرَارِ  
الْأَكْمَنِ وَ الرَّاحَةِ، بِمَا اسْتَعْمَلَ قَلْبَهُ،  
وَ أَرْضَى رَبَّهُ۔

-----☆☆-----

(۲۱۸) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

قَالَهُ بَعْدَ تِلَاقِهِ: ﴿أَلَهُكُمُ  
الْتَّكَاثُرُ﴾ حَتَّىٰ زُرْثُمُ  
الْمَقَابِرُ ﴿﴾۔

يَا لَهُ مَرَاماً مَا أَبْعَدَهُ! وَ زَوْرًا  
مَا أَغْفَلَهُ! وَ خَطْرًا مَا أَفْظَعَهُ!  
لَقَدْ اسْتَخْلَوْا مِنْهُمْ آئَى مُدَّكِرٍ، وَ  
تَنَاؤشُوهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ!  
أَفَبِمَصَارِعِ أَبَائِهِمْ يَفْخَرُونَ! أَمْ بِعَدِيدِ  
الْهَلْكَى يَتَكَاثِرُونَ!.

يَرْتَجِعُونَ مِنْهُمْ أَجْسادًا خَوْثُ، وَ  
حَرَكَاتٍ سَكَنَتْ، وَ لَأْنْ يَكُونُوا عِبَرًا أَحَقُّ  
مِنْ آنَ يَكُونُوا مُفْتَحَرًا، وَ لَأْنْ يَهْمِطُوا  
بِهِمْ جَنَابَ ذَلَّةٍ أَحْجَبِيٍّ مِنْ آنَ يَقُومُوا بِهِمْ  
مَقَامَ عِزَّةٍ!

انہوں نے چندھیائی ہوئی آنکھوں سے انہیں دیکھا اور ان سے (عبرت لینے کی بجائے) جہالت کے گہراویں اتر پڑے۔ اگر وہ ان کی سرگزشت کوٹوٹے ہوئے مکانوں اور خالی گھروں کے صحنوں سے پوچھیں تو وہ کہیں گے کہ: وہ گمراہی کی حالت میں زمین کے اندر چلے گئے اور تم بھی بے خبری و جہالت کے عالم میں ان کے عقب میں بڑھے جا رہے ہو، تم ان کی کھوپڑیوں کو رومند تہ ہوا اور ان کے جسموں کی جگہ پر عمارتیں کھڑی کرنا چاہتے ہو، جس چیز کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اس میں چر رہے ہوا رہنے والے خالی چھوڑ کر چلے گئے ہیں اس میں آبے ہو اور یہ دن بھی جو تمہارے اور ان کے درمیان ہیں تم پر رور ہے ہیں اور نوحہ پڑھ رہے ہیں۔

تمہاری منزل مبتہا پر پہلے سے پہنچ جانے والے اور تمہارے سرچشموں پر قبل سے وارد ہونے والے وہی لوگ ہیں جن کیلئے عزت کی منزلیں تھیں اور فخر و سر بلندی کی فراوانی تھی، کچھ تاجدار تھے، کچھ دوسرا درجہ کے بلند منصب، مگر اب تو وہ بزرخ کی گہرائیوں میں راہ پیا ہیں کہ جہاں زمین ان پر مسلط کردی گئی ہے، جس نے ان کا گوشت کھالیا اور ہو چوں لیا ہے، چنانچہ وہ قبر کے شگافوں میں نشوونما کھو کر جہاد کی صورت میں پڑے ہیں اور یوں نظریوں سے اوچکل ہو گئے ہیں کہ (ڈھونڈھے سے) نہیں ملتے۔ نہ پُر ہوں خطرات کا آنا انہیں خوفزدہ کرتا ہے، نہ حالات کا انقلاب انہیں اندوہنا ک بنتا ہے، نہ زلزالوں کی پرواکرتے ہیں، نہ رعد کی کڑک پر کان دھرتے ہیں۔

وہ ایسے غائب ہیں کہ جن کا انتظار نہیں کیا جاتا اور ایسے موجود ہیں کہ سامنے نہیں آتے، وہ مل جل کر رہتے تھے جواب بکھر گئے ہیں اور آپس میں میل محبت رکھتے تھے جواب جدا ہو گئے ہیں۔ ان کے واقعات سے بے خبری اور ان کے گھروں کی خاموشی امتداد زمانہ اور

لَقَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِمْ بِأَبْصَارِ الْعَشُوَّةِ،  
وَ ضَرَبُوا مِنْهُمْ فِي غَمْرَةٍ جَهَالَةً،  
وَ لَوْ أَسْتَنْطَقُوا عَنْهُمْ عَرَصَاتٍ تِلْكَ الدِّيَارِ  
الْخَاوِيَّةِ، وَ الرُّبُوعِ الْخَالِيَّةِ، لَقَالُوكُثُّ:  
ذَهَبُوا فِي الْأَرْضِ ضُلَّالًا، وَ ذَهَبْتُمْ فِي  
أَعْقَابِهِمْ جَهَالًا، تَطَوَّنَ فِي هَامِهِمْ،  
وَ تَسْتَشِبِّتُونَ فِي أَجْسَادِهِمْ، وَ تَرْتَعُونَ  
فِيهَا لَفَظًا، وَ تَسْكُنُونَ فِيهَا حَرَبًا،  
وَ إِنَّا إِلَيْكُمْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ بَوَالٍ وَ  
نَوَاعِحُ عَلَيْكُمْ.

أُولَئِكُمْ سَلَفُ غَایِتَكُمْ، وَ فُرَاطُ  
مَنَاهِلِكُمْ، الَّذِينَ كَانُوا لَهُمْ مَقَاوِمُ الْعَزِّ،  
وَ حَلَبَاتُ الْفَخْرِ، مُلُوَّكًا وَ سُوقًا، سَلَكُوا فِي  
بُطُونِ الْبَرَزَخِ سَبِيلًا سُلِطَتِ الْأَرْضُ  
عَلَيْهِمْ فِيهِ، فَأَكَلَتْ مِنْ لُحُومِهِمْ، وَ شَرِبَتْ  
مِنْ دَمَائِهِمْ، فَأَصْبَحُوا فِي فَجَوَاتِ قُبُورِهِمْ  
جَنَادًا لَا يَنْتُونَ، وَ ضِمَارًا لَا يُوْجَدُونَ، لَا  
يُفْزِعُهُمْ وَرُودُ الْأَهْوَالِ، وَ لَا يَحْزُنُهُمْ  
تَنَكُّرُ الْأَحْوَالِ، وَ لَا يَحْفِلُونَ بِالرَّوَاجِفِ،  
وَ لَا يَأْذَنُونَ لِلْقَوَاصِفِ،

غُيَّبًا لَا يُنْتَظَرُونَ، وَ شُهُودًا لَا  
يَحْضُرُونَ، وَ إِنَّا كَانُوا جَمِيعًا فَتَشَتَّتُوا، وَ  
الْأَلْفًا فَأَفْتَرَقُوا، وَ مَا عَنْ طُولِ عَهْدِهِمْ، وَ  
لَا بُعْدُ مَحَلِّهِمْ، عَيْتُ أَخْبَارُهُمْ،

دوری منزل کی وجہ سے نہیں، بلکہ انہیں (موت کا) ایسا ساغر پلا دیا گیا ہے کہ جس نے ان کی گویائی چھین کر انہیں گونگا بنا دیا ہے اور قوت شناوی سلب کر کے بہرا کر دیا ہے اور ان کی حرکت و جنبش کو سکون و بے حسی سے بدل دیا ہے۔ گویا کہ وہ سرسری نظر میں یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے نیند میں لیٹے ہوئے ہوں۔

وہ ایسے ہمسارے ہیں جو ایک دوسرے سے اُس وحبت کا لگاؤ نہیں رکھتے اور ایسے دوست ہیں جو آپس میں ملتے ملاتے نہیں۔ ان کے جان پہچان کے رابطے بوسیدہ ہو چکے ہیں اور بھائی بندی کے سلسلہ ٹوٹ گئے ہیں۔ وہ ایک ساتھ ہوتے ہوئے پھر اکیلے ہیں اور دوست ہوتے ہوئے پھر علیحدہ اور جدا ہیں۔ یہ لوگ شب ہوتواں کی صحیح سے بے خبر اور دن ہوتواں کی شام سے نا آشنا ہیں۔

جس رات یا جس دن ۳ میں انہوں نے رخت سفر باندھا ہے وہ ساعت ان پر ہمیشہ اور یکساں رہنے والی ہے۔ انہوں نے منزل آخرت کی ہولناکیوں کو اس سے بھی کہیں زیادہ ہولناک پایا جتنا انہیں ڈرتھا اور وہاں کے آثار کو اس سے عظیم تر دیکھا جتنا کہ وہ اندازہ لگاتے تھے۔ (مومنوں اور کافروں کی) منزل انتہا کو جائے بازگشت (وزخ و جنت) تک پھیلا دیا گیا ہے وہ (کافروں کیلئے) ہر درجہ خوف سے بلند تر اور (مومنوں کیلئے) ہر درجہ امید سے بالاتر ہے۔ اگر وہ بول سکتے ہوتے جب بھی دیکھی ہوئی چیزوں کے بیان سے ان کی زبانیں گنگ ہو جاتیں۔

اگرچہ ان کے نشانات مت چکے ہیں اور ان کی خبروں کا سلسلہ قطع ہو چکا ہے، لیکن چشم بصیرت انہیں دیکھتی اور گوش عقل و خرد ان کی سنتے ہیں۔ وہ بولے مگر نطق و کلام کے طریقہ پر نہیں، بلکہ انہوں نے زبان حال سے کہا: شگفتہ چہرے

وَ صَمَّتْ دِيَارُهُمْ، وَ لِكِنَّهُمْ سُقْنَا  
كَاسًا بَدَّلَتْهُمْ بِالنُّطْقِ خَرَسًا،  
وَ بِالسَّيْعِ صَمِّيًّا، وَ بِالْحَرْكَاتِ  
سُكُونًا، فَكَانُهُمْ فِي اِرْتِجَالِ الصِّفَةِ  
صَرْعِي سُبَّاتٍ،  
جِيدَانٌ لَا يَتَأَسُّونَ، وَ أَجِبَاءُ لَا  
يَتَرَأَوْنَ، بَلِيلَتْ بَيْنَهُمْ عَرَّا التَّعَارِفَ، وَ  
اِنْقَطَعَتْ مِنْهُمْ أَسْبَابُ الْإِخَاءِ، فَكُلُّهُمْ  
وَحِيدٌ وَ هُمْ جَمِيعٌ، وَ بِجَانِبِ الْهَجْرِ وَ هُمْ  
أَخْلَاءُ، لَا يَتَعَارَفُونَ لِلَّيْلِ صَبَاحًا، وَ لَا  
لِنَهَارِ مَسَاءً.

أَمَّيْ الْجَدِيدَيْدِينِ ظَعَنُوا فِيهِ  
كَانَ عَلَيْهِمْ سَرْمَدًا، شَاهِدُوا  
مِنْ أَخْطَارِ دَارِهِمْ أَفْظَعَ مِمَّا خَافُوا،  
وَ رَأَوْا مِنْ أَيَّاتِهَا أَعْظَمَ  
مِمَّا قَدَرُوا، فَكُلُّتَا الْغَایَتَيْنِ مُدَدْثَدْثَدًا  
لَهُمْ إِلَى مَبَاءَةِ، فَأَتَتْ مَبَالِغَ  
الْخُوفِ وَ الرَّجَاءِ. فَلَوْ كَانُوا  
يَنْطَقُونَ بِهَا لَعِيُوا بِصِفَةِ مَا شَاهِدُوا  
وَ مَا عَانَوْا.

وَ لَعِنْ عَيْتُ أَثَارُهُمْ، وَ اِنْقَطَعَتْ  
أَخْبَارُهُمْ، لَقَدْ رَجَعْتُ فِيهِمْ أَبْصَارُ الْعَبَرِ، وَ  
سَبِعَتْ عَنْهُمْ أذانُ الْعُقُولِ، وَ تَكَلَّمُوا مِنْ  
غَيْرِ جَهَاتِ النُّطْقِ، فَقَالُوا: كَلَّكَتِ الْوُجُوهُ

بکثر گئے، نرم و نازک بدن مٹی میں مل گئے اور ہم نے بوسیدہ کفن پہن رکھا ہے اور قبر کی تنگی نے ہمیں عاجز کر دیا ہے، خوف و ہشست کا ایک دوسرے سے ورشہ پایا ہے، ہماری خاموش منزلیں دیران ہو گئیں، ہمارے جسم کی رعنائیاں مٹ گئیں، ہماری جانی پچانی ہوئی صورتیں بدل گئیں، ان ہشست کدوں میں ہماری تدلت رہائش دراز ہو گئی، نہ بے چینی سے چھکارا نصیب ہے، نہ تنگی سے فراخی حاصل ہے۔

اب اس عالم میں کہ جب کیڑوں کی وجہ سے ان کے کان سماعت کو کھو کر، ہرے ہو چکے ہیں اور ان کی آنکھیں خاک کا سرمه لگا کر اندر کو دھنس چکی ہیں اور ان کے منہ میں زبانیں طلاقت و روافی دکھانے کے بعد پارہ پارہ ہو چکی ہیں اور سینوں میں دل چوکنا رہنے کے بعد بے حرکت ہو چکے ہیں اور ان کے ایک ایک عضو کو نئی بوسیدگیوں نے تباہ کر کے بدھیت بنا دیا ہے اور اس حالت میں کہ وہ (ہر مصیبت سہنے کیلئے) بلا مراجحت آمادہ ہیں، ان کی طرف آفتوں کا راستہ ہموار کر دیا ہے، نہ کوئی ہاتھ ہے جوان کا بچاؤ کرے اور نہ (پیسجے والے) دل ہیں جو بے چین ہو جائیں، اگر تم اپنی عقولوں میں ان کا نقشہ جماو، یا یہ کہ تمہارے سامنے سے ان پر پڑا ہوا پردہ ہٹا دیا جائے تو البتہ تم ان کے دلوں کے اندوہ اور آنکھوں میں پڑے ہوئے خس و خاشک کو دیکھو گے کہ ان پر شدت و سختی کی ایسی حالت ہے کہ وہ بدلتی نہیں اور ایسی مصیبت و جان کا ہی ہے کہ ہٹنے کا نام نہیں لیتی اور تمہیں معلوم ہو گا کہ زمین نے کتنے باوقار جسموں اور لغفریب رنگ روپ والوں کو کھالیا، (جودنیا میں ناز و نعمت کے پلے اور احترام و شرف کے پروش یافتہ تھے)، جو رنج کی گھڑیوں میں بھی مسرت انگیز چیزوں سے دل بہلاتے تھے، اگر کوئی مصیبت ان پر آپنی تھی تو اپنے عیش کی

النَّوَاضِرُ، وَ حَوَّتِ الْأَجْسَادُ النَّوَاعِمُ، وَ لَيْسَنَا آهَادَمَ الْبَلِي، وَ تَكَاءَدَنَا ضَيْقُ الْمَضْجَعِ، وَ تَوَارَثَنَا الْوُحْشَةُ، وَ تَهَكَّمَتْ عَلَيْنَا الرُّبُوْعُ الصُّبُوتُ، فَأَنْبَحَتْ مَحَاسِنُ أَجْسَادِنَا، وَ تَنَكَّرَتْ مَعَارِفُ صُورِنَا، وَ ظَالَّتْ فِي مَسَاكِنِ الْوُحْشَةِ إِقَامَتْنَا، وَ لَمْ نَجِدْ مِنْ كَزْبِ فَرَّاجًا، وَ لَا مِنْ ضَيْقٍ مُّتَسَعًا! .

فَلَوْ مَتَّهُمْ بِعَقْلِكَ، أَوْ كُشِّفَ عَنْهُمْ مَحْجُوبُ الْغِطَاءُ لَكَ، وَ قَدِ ازْتَسَخَ أَسْمَاعُهُمْ بِالْهَوَامِ فَاسْتَكَثَ، وَ اكْتَحَلَتْ أَبْصَارُهُمْ بِالْتُّرَابِ فَخَسَفَتْ، وَ تَقَطَّعَتِ الْأَلْسِنَةُ فِي آفَوَاهِهِمْ بَعْدَ ذَلَاقَتِهَا، وَ هَبَدَتِ الْقُلُوبُ فِي صُدُورِهِمْ بَعْدَ يَقْظَتِهَا، وَ عَاثَ فِي كُلِّ جَارِ حَيَةٍ مِنْهُمْ جَدِيدٌ بِلِلَّى سَمَّجَهَا، وَ سَهَلَ طُرُقَ الْأَفَةِ إِلَيْهَا، مُسْتَسْلِمَاتٍ فَلَلَا آيِدٍ تَذْدَعُ، وَ لَا قُلُوبٌ تَجْزَعُ، لَرَأَيْتَ أَشْجَانَ قُلُوبٍ، وَ أَقْذَاءَ عَيْوَنٍ، لَهُمْ فِي كُلِّ فَظَاعَةٍ صِفَةٌ حَالٍ لَا تَنْتَقِلُ، وَ غَمْرَةً لَا تَنْجَلِي، وَ كَمْ أَكَلَتِ الْأَرْضُ مِنْ عَزِيزِ جَسَدٍ، وَ أَنْيِقِ لَوْنٍ، كَانَ فِي الدُّنْيَا غَذَى تَرَفٍ، وَ رَبِيعَ شَرَفٍ! يَتَعَلَّلُ بِالسُّرُورِ فِي سَاعَةٍ حُزْنٍ، وَ يَفْرَغُ إِلَى السَّلُوْرِ إِنْ مُصِيبَةً نَرَكَتْ بِهِ،

تازگیوں پر لچائے رہنے اور کھل تفریخ پر فریغتہ ہونے کی وجہ سے خوش وقتیوں کے سہارے ڈھونڈتے تھے۔

اسی دوران میں کہ وہ غافل و مد ہوش کرنے والی زندگی کی چھاؤں میں دنیا کو دیکھ کر ہنس رہے تھے اور دنیا انہیں دیکھ دیکھ کر تحقیقہ لگا رہی تھی کہ اچانک زمانہ نے انہیں کائنتوں کی طرح روندیا اور ان کے سارے زور توڑ دیئے اور قریب ہی سے موت کی نظریں ان پر پڑنے لگیں اور ایسا غم و اندواد ان پر طاری ہوا کہ جس سے وہ آشنا نہ تھے اور ایسے اندر وہی تلقن میں بیٹلا ہوئے کہ جس سے کبھی سابقہ نہ پڑا تھا اور اس حالت میں کہ وہ صحبت سے بہت زیادہ مانوس تھے ان میں مرض کی کمزوریاں پیدا ہو گئیں، تو اب انہوں نے انہی چیزوں کی طرف رجوع کیا جن کا طبیبوں نے انہیں عادی بنا کر تھا کہ گرمی کے زور کو سرد دواؤں سے فروکیا جائے اور سردی کو گرم دواؤں سے ہٹایا جائے، مگر سرد دواؤں نے گرمی کو بجھانے کی بجائے اور بھڑکا دیا اور گرم دواؤں نے ٹھنڈک کو ہٹانے کی بجائے اس کا جوش اور بڑھا دیا اور نہ ان طبیعتوں میں مخلوط ہونے والی چیزوں سے ان کے مزاج نقطہ اعتدال پر آئے، بلکہ ان چیزوں نے ہر عضوِ ماڈف کا آزار اور بڑھا دیا، یہاں تک کہ چارہ گرست پڑ گئے، تیماردار (ماہیں ہو کر) غفلت برتنے لگے، گھر والے مرض کی حالت بیان کرنے سے عاجز آگئے اور مزاج پری کرنے والوں کے جواب سے خاموشی اختیار کر لی اور اس سے چھپاتے ہوئے اس اندوہناک خبر کے بارے میں اختلاف رائے کرنے لگے۔ ایک کہنے والا یہ کہتا تھا کہ اس کی حالت جو ہے سو ظاہر ہے اور ایک صحبت و تدرستی کے پلٹ آنے کی امید دلاتا تھا اور ایک اس کی (ہونے والی) موت پر انہیں صبر کی تلقین کرتا اور اس سے پہلے گزر جانے والوں کی مصیبتوں انہیں یاد لاتا تھا۔

ضَنَّا بِغَصَارَةِ عَيْشِهِ، وَ شَحَّاحَةً  
بِلَهْوَةٍ وَلَعِيَّهُ!

فَبَيْنَا هُوَ يَضْحَكُ إِلَى الدُّنْيَا  
وَ تَضْحَكُ إِلَيْهِ فِي ظُلْلٍ عَيْشٍ  
غَفُولٍ، إِذْ وَطَعَ الدَّهْرُ بِهِ  
حَسَكَةً، وَ نَقَضَتِ الْأَيَّامُ قُوَّاهُ،  
وَ نَظَرَتِ إِلَيْهِ الْحُثُوفُ مِنْ كَثِيبٍ،  
فَخَالَطَةُ بَشَّ لَا يَعْرِفُهُ، وَ نَجِيَّ  
هُمْ مَا كَانَ يَيْجُدُهُ، وَ تَوَلَّدُ  
فِيهِ فَتَرَاثٌ عَلَلٍ، أَنْسٌ مَا كَانَ  
بِصِحَّتِهِ، فَفَزَعَ إِلَى مَا كَانَ  
عَوَدَهُ الْأَطْبَاءُ مِنْ تَسْكِينِ الْحَارِ  
بِالْقَارِ، وَ تَحْرِيُّكُ الْبَارِدِ بِالْحَارِ،  
فَلَمْ يُطْفِئِ بِبَارِدٍ إِلَّا ثَوَرَ حَرَارَةً،  
وَ لَا حَرَكَ بِحَارٍ إِلَّا هَيَّجَ بُرُودَةً،  
وَ لَا اعْتَدَلَ بِمُيَازِجٍ لِتِلْكَ الطَّبَائِعِ  
إِلَّا أَمَدَّ مِنْهَا كُلَّ ذَاتٍ دَأِعِ، حَتَّى فَتَرَ  
مُعْلِلَهُ، وَ ذَهَلَ مُمْرِضُهُ، وَ تَعَايَّا  
أَهْلَهُ بِصِفَةِ دَأِيَّهُ. وَ خَرَسُوا عَنْ جَوَابِ  
السَّائِلِينَ عَنْهُ، وَ تَنَازَعُوا دُونَهُ شَجَيَّ  
خَبَرٍ يَكْتُمُونَهُ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: هُوَ لِيَا بِهِ،  
وَ مُمِنٌ لَّهُمْ إِيَابٌ عَافِيَّتِهِ، وَ مُصِبٌّ لَّهُمْ  
عَلَى فَقْدِهِ، يُذَكِّرُهُمْ أُسَى الْمَاضِينَ  
مِنْ قَبْلِهِ.

اسی اشائیں کہ وہ دنیا سے جانے اور دوستوں کو چھوڑنے کیلئے پرتوں رہا تھا کہ ناگاہ گلوگیر پھندوں میں سے ایک ایسا پھند اسے لگا کہ اس کے ہوش و حواس پاشان و پریشان ہو گئے اور زبان کی تری خشک ہو گئی اور کتنے ہی مُہم سوالات تھے کہ جن کے جواب وہ جانتا تھا، مگر بیان کرنے سے عاجز ہو گیا اور کتنی ہی لسوز صدائیں اس کے کان سے ٹکرائیں کہ جن کے سننے سے بہرا ہو گیا۔ وہ آواز یا کسی ایسے بزرگ کی ہوتی تھی جس کا یہ بڑا احترام کرتا تھا، یا کسی ایسے خورد سال کی ہوتی تھی جس پر یہ مہربان و شفیق تھا۔ موت کی سختیاں اتنی ہیں کہ مشکل ہے کہ دائرہ بیان میں آسکیں یا اہل دنیا کی عقولوں کے اندازہ پر پوری اترسکیں۔

--☆☆--

فَبَيْنَا هُوَ كَذِيلَةَ عَلَى جَنَاحٍ مِّنْ فِرَاقِ الدُّنْيَا وَ تَرِكَ الْأَحَبَّةَ، إِذْ عَرَضَ لَهُ عَارِضٌ مِّنْ عُصَصِهِ، فَتَحَيَّرَ تَوَافِذُ فِطْنَتِهِ، وَ يَسِّئُتْ رُطُوبَةً لِسَانِهِ، فَكَمْ مِنْ مُهِمٍّ مِنْ جَوَابِهِ عَرَفَهُ فَعَيَّ عَنْ رَدِّهِ، وَ دُعَاءً مُؤْلِمٍ لِقَلْبِهِ سَبِيعَةً فَتَضَامَ عَنْهُ، مِنْ كَبِيرٍ كَانَ يَعْظِيْهَا، أَوْ صَغِيرٍ كَانَ يَرْحَمُهَا! وَ إِنَّ لِلْمُؤْتَلَّ لَغَمَرَاتٍ هِيَ أَفْطَعُ مِنْ أَنْ تُسْتَغْرِقَ بِصِفَةٍ، أَوْ تَعْتَدِلَ عَلَى عُقُولِ أَهْلِ الدُّنْيَا.

-----☆☆-----

۱۔ اس آیت کی شان نزوں یہ ہے کہ بنی عبد مناف اور بنی سهم، مال و دولت کی فراوانی اور افراد قبیلہ کی کثرت پر آپس میں تفاخر کرنے لگے اور ہر ایک اپنی کثرت و حکما نے کیلئے اپنے مددوں کو بھی شمار کرنے لگا جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں مال و اولاد کی کثرت نے غافل کر دیا ہے، یہاں تک کہ تم نے زندوں کے ساتھ مددوں کو بھی شمار کرنا شروع کر دیا۔

اس آیت کے ایک معنی یہ بھی کہے گئے ہیں کہ: مال و اولاد کی فراوانی نے تمہیں غافل کر دیا ہے، یہاں تک کہ تم مر کر قبروں تک پہنچ گئے مگر امیر المؤمنین علیہ السلام کے ارشاد سے پہلے معنی کی تائید ہوتی ہے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ جو دن کے وقت مرتے ہیں ان کی نگاہوں میں ہمیشہ دن ہی رہتا ہے اور جورات کے وقت مرتے ہیں ان کیلئے رات کا اندر حیرا نہیں چھلتا، یہونکہ وہ ایسے مقام پر ہیں کہ جہاں چاند، سورج کی گردش اور شب و روز کا چکر نہیں ہوتا۔ اس مضمون کو ایک شاعر نے اس طرح ادا کیا ہے:

لَا بَدَّ مِنْ يَوْمٍ بِلَا لَيْلَةَ  
أَوْ لَيْلَةً بِلَا يَوْمٍ  
”پھر اجالی رات کا منظر نہ دیکھے گا یہ دن، صبح کا جلوہ نہ دیکھے گی بھی شام فراق۔“

☆☆☆☆☆